محدث فتوی

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں بعض اوقات سودا سلف لینے کے لیے بازار جاتی ہوں وہاں مجھے نماز کا وقت ہو جاتا ہے، اگر بازار میں مجھے نماز ادا کرنا پڑے تو عورت، بازار میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ قرآن و حدیث میں اس کے لیے کوئی ممانعت تو نہیں، وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کے لیے بہتر ہے کہ اپنے گھر میں نمازیں ادا کریں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اپنی عورتوں کو مساجد میں جانے سے منع نہ کرو اگرچہ ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔ [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت کی اپنے گھر کے اندر نماز صحن میں پڑھی جانے والی نماز سے افضل ہے اور گھر کے اندرونی خاص کمرے میں نماز بیرونی کمرے میں ادا کی گئی نماز سے افضل ہے۔ [2]

غرض یہ ہے کہ عورت جس قدر ہوسکے پردے کا اہتمام کرے، ایک روایت میں ہے کہ وہ سادگی کی حالت میں باہر نکلیں۔ [3]

لیکن اگر بازار میں نماز ادا کرنے کی ضرورت پیش آ جائے اور وہاں پردے اور سترے وغیرہ کا اہتمام ہو تو ایسے حالات میں عورت بازار میں نماز ادا کر سکتی ہے، قرآن و حدیث میں اس کے متعلق کوئی ممانعت میری نظر سے نہیں گزری، تاہم افضل یہی ہے کہ وہ اپنے گھر میں باپردہ ہو کر نماز ادا کرے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابو داؤد، الصلوٰۃ: ۵٦۷۔

[2] ابو داؤد، الصلوٰۃ: ۵۷۰۔

[3] مسند امام احمد، ص۴۳۸، ج۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:117

محدث فتویٰ